مشرکین عرب کے آلہۂ اصنام

قرآن مجید کی روشنی میں

تحریر: حضرت مولانا محمد اسحاق بھٹی-لاہور

۳۰۔ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ (۲۹ اپریل ۲۰۰۶ء) بروز ہفتہ داروغہ والا (لاہور) کی جامع مسجد حرمین شریفین اہل حدیث داروغہ والا (لاہور) میں شعبہ حفظ کے طلبہ کے اعزاز میں "قرآن کانفرنس" کے موقع پر مولانا محمد اسحاق بھٹی نے یہ مقالہ بطور خطبہ صدارت پڑھا۔ (ادارہ)

قرآن مجید سے متعلق گزارشات پیش کرنے اور اس سلسلے میں کچھ کہنے کیلئے کئی عنوانات ذہن میں ابھرتے ہیں۔ اوّلاً تو خود یہ صحیفۂ نور ایک مستقل اور بنیادی عنوان ہے۔ پھر اس کے ذیلی عنوانات ہیں جو دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ مثلاً (۱) قرآن کا طریق تفہیم (۲) قرآن کا اسلوب بیان (۳) مکی اور مدنی سورتوں کے انداز خطاب میں فرق کی نوعیت (۴) مضامین قرآن (۵) علوم قرآن (۶) محتویات قرآن (۷) امثال قرآن (۸) اقسام القرآن (۹) نزول قرآن کے زمانے کے مختلف مذاہب اور ان کے بارے میں قرآن کی صراحت (۱۰) مشرکین مکہ اور کفار عرب کے مختلف اصنام اور ان کے نام (۱۱) عالی بخت کاتبین وحی (۱۲) اعجاز قرآن (۱۳) مشکلات قرآن (۱۴) قرآن مجید اور کتب سابقہ (۱۵) جمع وتدوین قرآن (۱۶) تفاسیر قرآن (۱۷) تراجم قرآن (۱۸) لغات قرآن (۱۹) اعجاز قرآن کے بعد ایجاز قرآن (۲۰) قرآن اور تاریخ..... غرض بہت سے عنوانات سامنے آتے ہیں جن پر مختلف زبانوں اور زمانوں میں اصحاب علم نے اپنی معلومات کی روشنی میں داد تحقیق دی ہے اور لوگوں نے اپنے فہم کے مطابق ان سے استفادہ کیا ہے اور کر رہے ہیں، اور اس عظیم الشان کتاب ہدیٰ سے متعلق اصحابِ تحقیق کی تحقیقی کاوشیں ہمیشہ جاری رہیں گی اور پھر بھی لاکھ کوشش کے باوجود اس ضمن میں کسی کا آخری نتیجے تک پہنچنا ناممکن ہی رہے گا۔ ﴿قل لو كان البحر مداداً لكلمٰت ربي لنفد البحر قبل أن تنفد كلمٰت ربي و لو جئنا بمثله مدداً﴾ "اے پیغمبر ﷺ کہہ دیجیے! اگر سمندر میرے رب کی باتوں (کی تشریح وتوضیح) کیلئے سیاہی ہوتو سمندر ضرور ختم ہوکر رہے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہو پائیں گی۔ اگرچہ ہم ایسا ہی ایک اور سمندر اس کی مدد کو لے آئیں" [الکھف:۱۰۹]

بہر حال میں اس وقت اختصار کے ساتھ مشرکین مکہ اور اہل عرب کے ان اصنام و معابد کا ذکر کرنا چاہتا ہوں، جن کے نام مختلف مواقع پر قرآن مجید میں آئے ہیں اور جن کی وہ لوگ عہد جاہلیت میں پرستش کیا کرتے تھے اور ہم یہ نام قرآن مجید میں پڑھتے ہیں۔ عرب جن اصنام اور آلہہ کی پرستش کرتے اور مصائب و مشکلات کے وقت جن سے طالب امداد ہوتے اور جن کو اپنا حاجت روا قرار دیتے تھے، قرآن مجید کی تصریحات کی روشنی میں ان آلہہ و اصنام کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں، ایک حصہ آسمانی کہلاتا تھا اور ایک زمینی۔ ان کے آسمانی معبود یا آلہہ فرشتے اور نجوم و کواکب تھے اور زمینی آلہہ کے نام تھے: ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر، لات، منات، عزیٰ یہ سب نام قرآن مجید میں آئے ہیں۔

فرشتوں کے بارے میں ان کا خیال یہ تھا کہ (نعوذ باللہ) یہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں اور بیویاں ہیں، اس کا ذکر سورہ زخرف کی آیت نمبر ۱۹ میں کیا گیا ہے: ﴿وجعلوا الملئکة الذین هم عبٰدالرحمن اناثا﴾ ''اور انھوں نے فرشتوں کو کہ وہ بھی اللہ کے بندے ہیں، عورتیں قرار دیا''۔ آسمانی آلہہ میں سے ان مشرکین نے جن نجوم و کواکب کو اپنے معبود بنا رکھا تھا، قرآن نے ان میں سے صرف ''شعریٰ'' کا ذکر کیا ہے اور ارشاد ہے کہ شعریٰ کو تو خود اس کے پروردگار نے روشنی سے نوازا ہے۔ سورہ نجم کی آیت نمبر ۴۹ ملاحظہ ہو: ﴿وانه هو رب الشعرٰی﴾ ''اور وہی یعنی اللہ تعالیٰ شعریٰ کا پروردگار ہے''۔

جب معاملہ یہ ہے تو شعریٰ تمھارا رب یا پروردگار کیسے ہو گیا؟ ان لوگوں نے اپنے لئے جو زمینی معبود اور آلہہ بنا رکھے تھے۔ ان کا ذکر سورہ نوح کی آیت نمبر ۲۳ میں فرمایا گیا ہے: ﴿و قالوا لا تذرن الٰهتکم ولا تذرن ودا ولا سواعا ولا یغوث و یعوق و نسراً﴾ ''اور کہنے لگے: اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا، اور ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر (کی عبادت) سے کنارہ کشی نہ اختیار کر لینا''۔ سورہ النجم کی آیت نمبر ۱۹ اور ۲۰ میں بہ صورت سوال فرمایا: ﴿أفرء یتم اللٰت والعزی ٥ ومنوة الثالثة الأخری ٥﴾ ''کیا تم نے لات اور عزی اور تیسرے منات کو دیکھا'' (یہ کہیں الٰہ ہو سکتے ہیں؟)

مشرکین کے زمینی آلہہ میں وہ پتھر بھی شامل تھے جو زمانہ جاہلیت میں قربان گاہ کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ اس کا ذکر سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۳ میں کیا گیا ہے۔ اب آیئے دیکھتے ہیں ان میں سے مشرکین مکہ کے اصنام یا

بت کون سے تھے؟

(۱) کواکب میں سے شعریٰ ان کا مرجع حاجت روائی تھا، یہ ایک روشن ستارے کا نام ہے جو شدید گرمی کے

دنوں میں جوزا کے بعد نمودار ہوتا ہے، اسے ''مرزم'' بھی کہا جاتا ہے۔ بعض قبائل مکہ اس کی با قاعدہ پوجا کرتے تھے۔

(۲) ''ود'' وہ بت ہے جس کی پرستش حضرت نوحؑ کے زمانے میں کی جاتی تھی اور عرب اس سے طالب امداد ہوتے اور اس کے آگے دست سوال دراز کرتے تھے۔ ان کا عقیدہ یہ تھا: ود ان کی دنیوی اور اُخروی زندگی کی کامیابی کا ضامن ہے۔ دومۃ الجندل میں اس کا ایک مستقل مندر اور معبد تھا، پجاریوں اور کاہنوں کی ایک خاص تعداد وہاں رہتی تھی۔ اس بت کو **عمرو بن لحی** نے عربوں میں متعارف کرایا تھا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ غزوہ تبوک سے واپس آئے تو نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ دومۃ الجندل جائیں اور اس بت کو گرادیں۔ چنانچہ وہ وہاں پہنچے تو بعض لوگوں نے مزاحمت کی لیکن ان کے بازوئے بت شکن نے ودّ سمیت وہاں کے تمام بت توڑ دیے۔

(۳) ''سواع'' نام کا بت رباط کے مقام پر نصب تھا، جس کی پرستش قبیلہ بنو ہذیل کے لوگ کرتے تھے۔ اس بت کو حضرت عمرو بن عاصؓ نے توڑ ڈالا تھا۔ ایک روایت کے مطابق یہ بت قبائل ہمدان میں تھا اور اسے عورت یا دیوی کی صورت میں تراشا گیا تھا۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ یہ بنو نعمان میں تھا اور بنو کنانہ، ہذیل اور دیگر قبائل جو وہاں آباد تھے اس کو پوجتے اور اس سے مرادیں مانگتے تھے۔

(۴) ''یغوث'' وہ بت تھا جسے عمرو بن لحی کی وجہ سے شہرت حاصل ہوئی۔ یہ بت یمن میں تھا اور وہاں کے لوگوں کا معبود تھا، بعض عربوں کے نام اس کی نسبت سے رکھے جاتے تھے اور وہ عبد یغوث کہلاتے تھے۔

(۵) ''یعوق'' کا بت ایک گاؤں میں تھا، جس کا نام خیوان تھا۔

(۶) ''نسر'' بھی ایک بت تھا، جس کا ذکر قرآن میں ہوا ہے۔ اس کا تعلق بنو لحیان سے تھا۔ عربوں کا یہ محبوب بت تھا، جس کی پرستش ان کے نزدیک ضروری تھی۔

(۷) ''لات'' شمالی عرب کا اس وقت مشہور ترین بت تھا، جس کے نام پر ملک میں بہت سے بت کدے تعمیر کئے گئے تھے۔ یہ بت طائف میں نصب تھا۔ بعض مؤرخین کے نزدیک اسے الشمس بھی کہا جاتا، یعنی برصغیر کے ہندوؤں کی عبادتی اصطلاح میں اسے سورج دیوتا کہنا چاہیے۔

دور جاہلیت کے عرب اس کا بے حد احترام کرتے تھے۔ اس پر زیورات، قیمتی اشیاء، نہایت نفیس اور پسندیدہ کپڑوں کا چڑھاوا چڑھایا جاتا تھا، تلواریں بھی اس کی نذر کی جاتی تھیں، اس کے با قاعدہ حاجب اور محافظ مقرر تھے، جو لوگوں سے بڑے بڑے نذرانے وصول کرتے تھے۔ عہد جاہلیت میں حضرت ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ اس کے بہت بڑے حامی اور پجاری تھے لیکن جب انہوں نے اسلام قبول کرلیا تو نبی ﷺ نے اس کے منہدم

کرنے کی ذمہ داری انہی کے سپرد کی اور انہوں نے اسے منہدم کر دیا۔

(۸) ''عزیٰ'' کا ذکر بھی قرآن میں موجود ہے۔ بعض کے نزدیک یہ ایک درخت کا نام اور بعض کے نزدیک ستارے کا نام تھا، جسے وہ کوکب الصباح کے نام سے پکارتے تھے۔ عرب کے بہت سے قبائل اس بت کی انتہائی تکریم کرتے اور اسے پوجتے تھے۔ عزیٰ کا ایک خاص معبد تھا بلکہ بہت بڑی قربان گاہ تھی، جسے منحر کہا جاتا تھا اور بے شمار جانور اس کی بھینٹ چڑھائے جاتے اور ذبح کئے جاتے تھے۔

فتح مکہ کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسے ختم کیا۔

(۹) ''منات'' کے بت کو حضرت علیؓ نے منہدم کیا اور وہاں سے انہیں دو تلواریں ملیں، جو ابوشمر الغسانی نے اس کی بھینٹ چڑھائی تھیں۔ ان تلواروں میں سے ایک تلوار کا نام رسوب اور ایک کا مخزوم تھا۔ یہ تلواریں نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئیں تو آپ نے یہ دونوں تلواریں حضرت علیؓ کو عنایت فرما دیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان دو تلواروں میں سے ایک کا نام ''ذوالفقار'' تھا، جس نے شعر و ادب اور حضرت علیؓ کے سلسلہ حرب و جہاد میں بڑی شہرت پائی۔

منقول ہے کہ منات کا بت مکہ اور مدینہ کے درمیان ساحل سمندر پر نصب تھا اور اسے وہ لوگ ''الٰہ البحر'' کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ یعنی سمندر کا دیوتا قرار دیتے تھے۔ اسے ''جل دیوتا'' بھی کہا جا سکتا ہے۔

یہ وہ بت تھے، جن کی عرب پرستش کرتے تھے۔ ان کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ کتب تفسیر و حدیث اور سیرت میں بھی تفصیل سے ان کا ذکر آیا ہے۔ تاریخ العرب قبل الاسلام میں بھی ان کے بارے میں تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ کتاب الاصنام کے نام سے ان کے متعلق ایک مستقل کتاب لکھی گئی ہے۔ بعض مستشرقین نے بھی ان اصنام کے متعلق بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ عربی کی بعض کتب لغت میں بھی ان کے بارے میں ضروری امور کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ تمام اصنام اور بت جن کے نام قرآن میں مذکور ہیں اور جنہیں عرب اپنے معبود اور الٰہ قرار دیتے تھے (جیسا کہ پہلے عرض کے گیا) عہد رسالت (ﷺ) ہی میں صحابہ کرام کے ہاتھوں منہدم ہو چکے تھے۔ ان کے صرف نام باقی رہ گئے ہیں، اب ان کا وجود دنیا میں کہیں بھی نہیں ہے۔

اعجاز قرآن

قرآن مجید کا اعجاز اور کمال ملاحظہ ہو کہ اس کی تلاوت کی جائے تو ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ ان بتوں کے نام ہم قرآن میں پڑھتے ہیں تو دورانِ تلاوت اس کا بھی ہمیں ہر حرف کے بدلے میں ثواب ملتا

ہے۔مثلاً ''یغوث'' چار حروف پر مشتمل ہے۔ قرآن کی تلاوت کے وقت چالیس نیکیاں ملتی ہیں۔ ''نسر'' کے تین حروف ہیں، اس کی تیس نیکیاں قاری قرآن کے نامہ اعمال میں لکھی گئیں۔

اسی طرح قرآن میں ''فرعون'' کا نام آتا ہے۔ اس صحیفہ مقدس میں ہم اس کا نام اثنائے تلاوت میں پڑھیں گے تو اس کے پانچ حروف کے بدلے میں بارگاہ الٰہی سے پچاس نیکیوں کے مستحق ٹھہریں گے۔خمر (شراب) کا استعمال (اگرچہ کسی طریقے سے ہو) مسلمان کیلئے حرام ہے۔ لیکن قرآن میں اگر اسے پڑھا جائے گا تو اس کے تین حرفوں کا مجموعہ تیس نیکیاں حاصل کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ نبی ﷺ کو مکہ مکرمہ کے جن لوگوں سے بے حد تکلیف پہنچی، ان میں ابولہب کا نام خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ قرآن مجید میں اس کے نام کی (تیسویں پارے میں) ایک مستقل سورت ہے۔ جس میں اس دشمن رسول کیلئے شدید ترین سزا کا ذکر فرمایا گیا ہے جس کا اسے مستوجب قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسی سورت میں اس کی بیوی کا ذکر بھی فرمایا گیا ہے اور اس کی سزا کا اعلان بھی کیا گیا ہے لیکن اس کی تلاوت سے بھی ہر حرف کے حساب سے نیکیاں ملتی ہیں۔

یہاں یہ یاد رہے کہ اس باب میں نیکیوں کا مستحق وہی شخص ہو گا جو ان حروف و الفاظ کو قرآن مجید میں پڑھے گا۔ چلتے پھرتے خمر، خمر کہنے، ود، یغوث، یعوق، لات و منات کہنے یا ابولہب اور فرعون وغیرہ کہنے سے ہرگز ثواب نہیں ملے گا قرآن مجید میں اگر ہم ''کلب'' کا لفظ پڑھیں گے (جس کے معنی کتے کے ہیں) تو حق دار ثواب ہوں گے۔ لیکن عام صورت میں یہ نجس اور پلید جانور ہے اور اسے گھر میں رکھنا بھی ناجائز ہے۔ عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ جس چیز کا بھی اس میں ذکر آ گیا اس کا قرآن میں پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ثواب عطا فرماتا ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جامع مسجد اہل حدیث ڈھوک صوبیدار میں جلسہ

مورخہ 12 جون بروز سوموار جامع مسجد اہل حدیث ڈھوک صوبیدار میں عظیم الشان جلسہ زیر صدارت رئیس الجامعہ حافظ عبد الحمید عامر صاحب ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبد اللطیف شہزاد صاحب نے سرانجام دیئے۔ قاری سلیم اللہ مدنی صاحب نے نعتیہ کلام پیش کیا اس کے بعد حضرت مولانا قاری خالد مجاہد صاحب (پتوکی) نے بڑا ہی مؤثر خطاب کیا۔ یاد رہے کہ اس جلسہ کا انعقاد چار بچوں کے تکمیل قرآن کے موقع پر ہوا۔ جلسہ میں جہلم شہر کے علاوہ دیگر مقامات سے بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔